ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

# حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری میں عشقِ رسولؐ

# ISHQ E RASOOL (SAW) IN NAATIYA POETRY OF HAFIZ TAIB

**حافظ محمد ثقلین**

پی ایچ۔ڈی سکالر، لاہور گیریژن یونی ورسٹی، لاہور

**ڈاکٹر محمد خاں اشرف**

پروفیسر آف اُردو، لاہور گیریژن یونی ورسٹی، لاہور

**ABSTRACT:**

*Hafiz Taib needs no introduction in Natiya Poetry. Rather, he is now a milestone in Urdu and Punjabi Naat. His Naatiya Poetry is an attractive album of Ishq-e-Rasool (S.A.W), whose various patterns can be observed in his Naat showing the colours of the rainbow. This article throws light on the elements of Ishq-e-Rasool (S.A.W) in his naat.*

**Keywords:** Hafiz Taib, Naatiya Poetry, Milestone, Ishq-e-Rasool (S.A.W).

**کلیدی الفاظ:** حفیظ تائب، نعتیہ شاعری، سنگِ میل، عشقِ رسُولؐ

**ملخص:** نعتیہ شاعری میں حفیظ تائب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں بل کہ اب وُہ نعت میں ایک سنگِ میل کی حیثیت کے حامل ہیں۔ اُن کی نعتیہ شاعری عشقِ رسُولؐ کا مرقع ہے جس کے جابہ جانمونے اُن کی نعت میں قوسِ قزح کے رنگوں کی صورت اپنی چھب دکھاتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ مضمون اُن کی نعت میں عشقِ رسُولؐ کے عناصر پر خاطر خواہ روشنی ڈالتا ہے۔

نعت عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی تعریف کرنا یا وصف بیان کرنا ہیں، خاص طور پر جب وصف کے بیان میں مبالغہ شامل ہو جائے تو اسے نعت کہتے ہیں۔

نعت کا لفظ قرآن مجید میں تو نہیں آیا البتہ احادیث میں کئی مقامات پر آیا ہے اور مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ خود نبی کریمؐ نے اس لفظ کو مختلف معانی میں استعمال فرمایا ہے۔

لفظ "نعت" عربی میں تعریف و توصیف اور مدح و ستائش کے لیے استعمال ہوتا رہا مگر اسلام کی آمد کے بعد یہ لفظ آقائے کریمؐ کی تعریف و توصیف کے لیے استعمال ہونا شروع ہو گیا تھا۔

اسلام کے مفتوحہ علاقوں میں لفظ نعت نبی کریمؐ کی تعریف و توصیف ہی کے لیے استعمال کیا گیا خصوصاً اُردو میں نعت سے مراد کوئی بھی ایسی تحریر ہے جو نبیؐ آخر الزماں کی تعریف و توصیف کے حوالے سے ہو۔ اب شعرا اور اہل علم نے مدح و ثناء کے الفاظ کو عام تعریف و توصیف کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور نعت کو ثنائے خیر البشرؐ کے لیے۔

نعت کی اصطلاح نظم کے لیے بھی ہے اور نثر کے لیے بھی۔ نبی کریمؐ کی تعریف و توصیف کسی بھی انداز میں ہو اسے اصطلاحاً "نعت" کہا جائے گا مگر اب اہل علم اپنی سہولت کی خاطر صرف شعری تخلیقات ہی کو نعت کا نام دیتے ہیں۔ یہ شعری تخلیقات کسی بھی ہیئت میں ہو سکتی ہیں۔ پروفیسر محمد اقبال جاوید لکھتے ہیں:

"حضورؐ کی مدح میں کہا جانے والا ہر کلمہ "نعت" ہے مگر اصطلاحاً ہم ایسی ہر منظوم کوشش کو نعت کہتے ہیں جس میں ستائش رسولؐ کی دلآویزیاں ہوں۔" 1

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

نعت میں رسولِ اکرمؐ کی تعریف و توصیف کے تمام موضوعات سمائے ہوئے ہیں۔ اصطلاحی معنی میں نعت سے مراد وہ نظم ہے جس میں کوئی شاعر نبیؐ آخر الزماں کی تعریف و توصیف بیان کرتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد آپؐ کی ذات سے اپنی والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار ہے۔ لفظ نعت کے حوالے سے نور اللغات کے مؤلف مولوی نور الحسن لکھتے ہیں:

"اصطلاحاً نعت سے ایک خاص قسم کی شاعری مراد لی جاتی ہے جس میں پیغمبر اسلامؐ کی مقدس شخصیت کا تعریف و توصیف کی شکل میں بیان ہوتا ہے۔" 2ے

نعت وصفِ رسولؐ کے جملہ پہلوؤں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ آپؐ کی ذاتِ اقدس، آپؐ کی عاداتِ مبارکہ، آپؐ کے اخلاق، آپؐ کے ظاری حسن و جمال کا بیان نعت ہی کی ذیل میں آتا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی رقم طراز ہیں:

"نعت وہ صنف نظم ہے جس میں رسولِ پاکؐ کی ذات، صفات، اخلاق اور شخصی حالات وغیرہ کا بیان ہوتا ہے اور آپؐ کی ہمہ پہلو مدح کی جاتی ہے۔" 3ے

حفیظ تائب کا نام اُردو نعتیہ شاعری کے حوالے سے ایک اہم نام ہے۔ انھوں نے عمر بھر صنفِ نعت سے اپنا تعلق برقرار رکھا۔ ان کی نعتیہ شاعری فکری اور فنی دونوں حوالوں سے اہم ہے۔ ان کے ہاں عشقِ رسولؐ کا رنگ بہت گہرا ہے۔

نبی کریمؐ سے محبت ہمارے ایمان کی بنیادی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نبی کریمؐ سے محبت کو ہمارے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر ایسی کئی آیات موجود ہیں جن میں آپؐ سے محبت کی تلقین بھی ہے اور آپؐ کے احترام کا حکم بھی۔ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمھیں کوئی بھی چیز اللہ اور اس کے رسولؐ سے زیادہ محبوب نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"اے نبیؐ! کہہ دو کہ اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارے عزیز و اقارب اور تمھارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمھارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمھارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں تم کو اللہ اور رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمھارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔"

(التوبہ ۲۴)

رسولِ مقبولؐ اور آپؐ کی آل پر درود و سلام سعادتِ دارین ہے اس سے دو جہانوں میں فیوض و برکات حاصل ہوتی ہیں اور یہ ایسا عمل ہے جو ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے قبول ہے۔

حفیظ تائب کی نعت کا دوسرا اہم موضوع آں حضرتؐ کا رحمۃ للعالمین ہونا ہے۔ اللہ رب العزت جہاں جہاں رب العالمین ہے وہاں وہاں آپؐ کا تصرف رحمۃ للعالمین کا ہے۔ آں حضرتؐ کو اپنی امت سے بہت زیادہ محبت ہے اس لئے آں حضرتؐ کا ارشاد ہے:

لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ ولدہ والناس اجمعین۔

ترجمہ: "تم سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے والدین اور تمام انسانوں سے بڑھ کر نہ چاہے۔"

چوں کہ آپؐ کائنات کی ہر مخلوق کے لیے تا قیامت اور بعد از روزِ محشر بھی رحمۃ للعالمین ہیں اور آپؐ ہی کی شفاعت ہے ان لوگوں کے لیے جو حضورؐ سے محبت رکھتے ہیں۔ آں حضرتؐ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپؐ مسلمانوں کو تمام دُنیاوی مال و متاع، رشتوں اور عزیز ترچیزوں سے بھی زیادہ عزیز ہو جائیں، یہی وہ کیفیت ہے جو جذبے کو جذبہ ٔ ایمانی میں منتقل کرنے کا باعث بنتی ہے۔ حفیظ تائب کی نعت میں آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق جو موضوعات ملتے ہیں وہ دراصل عشق نبیؐ میں گندھے ہوئے ہیں، یہی وہ جذبات ہیں جو جذبہ ٔ ایمان ہیں:

ے
رہی عمر بھر جو انیسِ جاں وہ بس آرزوئے نبیؐ رہی
کبھی اشک بن کے رواں ہوئی کبھی درد بن کے دبی رہی 4ے

☆

ے
انھی کی راہ سے ملتی ہے منزلِ عرفاں
انھی کی چاہ سے وابستہ ہے سرورِ حیات 5ے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

☆

تیرا جلوہ ہے، ترا دیں ہے، ترا اسوہ ہے 6
طلب دیدۂ نم ناک، رسولِ اکرمؐ

7
☆

جاں آبروئے دیں پہ فدا ہو تو بات ہے
حق عشقِ مصطفیؐ کا ادا ہو تو بات ہے

8
☆

مرکز میرے فکر کا وہ مکی محبوب
فطرت کی رعنائیاں جس سے ہیں منسوب
9

☆

نافذ کرو وجود پہ طاعت حضورؐ کی
ورثے میں دو عیال کو اُلفت حضورؐ کی

☆

اہل ایماں کے لیے جانوں سے اولیٰ آپؐ ہیں
خوں کے سب رشتوں سے ارفع و اعلیٰ آپؐ ہیں 10

☆

دیتا نئی حیات ہے عشق رسولِؐ پاک
سر تا عطا ثبات ہے عشق رسولِؐ پاک 11

حفیظ تائب نے جہاں نبی کریمؐ سے محبت والفت اور موانست کی بات کی ہے اور اپنے جذباتِ عشقِ رسولؐ کو بیان کیا ہے وہاں انھوں نے اس بات کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ آپؐ کی ذات سے عشق انسان کے لیے بہت سی خیر وبرکات کا باعث ہے۔ انھوں نے ان برکات کا تذکرہ بہت تفصیل سے اور بڑے خوب صورت انداز میں کیا ہے جو عشقِ رسولؐ کی بہ دولت ہمیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو شخص عشقِ رسولؐ سے سرشار ہو اس پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں، وہ اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شمار ہوتا ہے اور دُنیا کے اندر بھی اس کو عزت واحترام نصیب ہوتا ہے۔ اس کی زندگی اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کے مطابق ڈھل جاتی ہے، یوں عشقِ رسولؐ کی دولت نہ صرف اس دُنیا میں اس کے کام آئے گی بل کہ آخرت میں اس کی نجات کا وسیلہ بھی بنے گی۔ اس حوالے سے حفیظ تائب کہتے ہیں:

ایمان کی بنیاد محمدؐ کی محبت
انعامِ خداداد محمدؐ کی محبت
اس دل پہ فدا گلشنِ جنت کی بہاریں

جس دل میں ہو آباد محمدؐ کی محبت
بنتی ہے یہ آلام کے ماروں کا سہارا
رکھتی ہے سدا شاد محمدؐ کی محبت
تائبؔ غمِ دوراں کی کشاکش سے دلوں کو
کر دیتی ہے آزاد محمدؐ کی محبت 12؎

حفیظ تائب کے ہاں عشقِ رسولؐ ایک اور حوالے سے بھی ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ جب مدینہ میں ہوتے ہیں تو ان کا دل شاداں وفرحاں ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک یہ لمحات، لمحاتِ وصال ہیں کہ ہر وقت گنبد خضریٰ نظر کے سامنے ہے، آقاؐ کی قربت انھیں حاصل ہے، وہ اپنی اس سعادت پر فخر کرتے ہیں کہ انھیں قدمین رسولِ پاک میں حاضری کی سعادت حاصل ہے۔ وہ ان لمحات سعید کا تذکرہ بڑی خوش دلی سے اور خوب صورت الفاظ میں کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

؎ وہی ساعتیں تھیں سرور کی، وہی دن تھے حاصلِ زندگی
بہ حضور شافعؐ اُمتاں مری جن دنوں طلبی رہی 13؎

☆

؎ ضبطِ جذبات کہاں لازم ہے
اُن کا دربار ہے اے دل! اے دل! 14؎

حفیظ تائب جہاں بارگاہِ نبویؐ میں حاضری پر شاداں و فرحاں ہیں وہاں وہ مدینے سے دوری پر، اس کے ہجر میں بے چین و بے قرار بھی ہو جاتے ہیں، ان سے مدینہ سے دوری برداشت نہیں ہوتی، وہ ہر وقت ہر لمحہ ہر گھڑی بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر رہنا اور اپنا وقت وہاں گزارنا چاہتے ہیں۔ مدینہ کی پُر رونق ساعتوں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں مگر جب وہاں سے رخصت ہوتے ہیں تو رنجیدہ و غمگین اور ملول ہو جاتے ہیں۔ مدینہ سے بچھڑ کر ان کا حال مرجھائے ہوئے پھول اور ماہیٔ بے آب کی طرح ہو جاتا ہے۔ وہ حرمِ نبویؐ سے دوری پر اپنے آپ کو وہ شاخ تصور کرتے ہیں جِسے پودے سے الگ کر دیا گیا ہو، جیسے مریض کو طبیب سے دور کر دیا گیا ہو۔ غرض مدینہ سے دوری کے لمحات ان کے لیے سوہانِ روح ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

؎ جی رہا ہوں میں اس دیار سے دور
چارہ جو جیسے، چارۂ کار سے دور
ہوں سراپائے حسرتِ دیدار
آج میں شہر شہریار سے دور
آبجو کی طرح ہوں سرگرداں
نکل آیا ہوں کہسار سے دور
اِک گلِ حیرتِ ملال ہوں میں
مسکرایا ہوں شاخسار سے دور
وہم ہوں، خواب ہوں، خیال ہوں میں
بے حقیقت ہوں کوئے یار سے دور 15؎

☆

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

یوں دور ہوں تائبؔ میں حریمِ نبویؐ سے [16]
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخ بریدہ

حفیظ تائب، آقائے کریمؐ کے ہجر میں بے تاب ہو جاتے ہیں۔ ان کی کیفیات درجِ بالا اشعار سے ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ آقاؐ کے در سے دوری پر مضطرب و بے چین ہو جاتے ہیں۔ دوری کے لمحات گزارنا ان کے لیے سوہانِ روح ہے۔ وہ اس سلسلے میں اللہ رب العزت سے دعا کرتے ہیں کہ انھیں کسی بھی طرح رفاقتِ محبوبِؐ خدا حاصل ہو جائے۔ ان کے ہاں یہ خواہش بھی ہے، دعا بھی اور بارگاہِ خداوندی میں درخواست بھی، اللہ انھیں بار بار آقاؐ کی خدمت میں حاضری کا موقع فراہم کرے۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ آخرت کے سبھی مراحل میں بھی انھیں آقاؐ کا قرب نصیب ہو۔ وہ یہ درخواست آقاؐ کی خدمت میں بھی پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ دُنیا میں بھی نبیؐ رحمت کا لطف و کرم حاصل ہو جائے۔ وہ آپؐ کی محبت کو حاصل کرنے میں کام یاب ہو جائیں۔ وہ آپؐ سے محبت کی خیرات بھی طلب کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

؎ خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامانِ دریدہ [17]

☆

؎ درکار مرگ و زیست کے ہر موڑ پہ مجھے [18]
تیری پناہ، تیری مدد، سیّد الوریٰؐ

[19]
☆

؎ حشر میں بھی ترے پرچم کے تلے ہو تائبؔ
اس پہ بھی ہو نگہ پاک رسولِ اکرمؐ

[20]
☆

؎ وقفِ ذکرِ شہِ حجاز رہوں
ایک ہی لے میں نے نواز رہوں [21]

☆

؎ خواب ہی میں رخِ پرانوار دکھاتے جاتے
تیرگی میرے مقدر کی مٹاتے جاتے

حفیظ تائب نے جہاں آقائے کریمؐ سے محبت و الفت کا اظہار کیا ہے وہاں ان کے ہاں صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی محبت و عقیدت بھی موجود ہے۔ انھوں نے امہات المومنینؓ کی بھی مدح کی ہے اور ان سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے، اسی طرح خلفائے راشدینؓ سے بھی محبت و عقیدت ان کے کلام میں موجود ہے۔ دخترانِ رسولِ اکرامؐ کا تذکرہ بھی عقیدت آمیز الفاظ میں موجود ہے۔ آپؐ کے بیٹوں کا تذکرہ بھی حفیظ تائب نے کیا ہے۔ اسی طرح آپؐ کے جگر کے ٹکڑے، آپؐ کے نواسوں کا تذکرہ بھی حفیظ تائب کے کلام میں موجود ہے۔ انھوں نے ان تمام مقدس و متبرک ہستیوں کے حوالے سے اظہارِ خیال فرمایا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے دل میں ان ہستیوں کے لیے محبت و احترام کے جذبات موجود ہیں۔ ان ہستیوں سے محبت بھی دراصل عشقِ رسولؐ کی وجہ سے ہے کہ یہ تمام ہستیاں کسی نہ کسی حوالے سے آپؐ کی ذات سے منسلک ہیں۔ حفیظ تائب، امہات المومنینؓ کے حوالے سے یوں لب کشا ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

؎
آبروئے دینِ ملّت، اُمہات المومنینؓ
حجلہ آرایانِ علمت، اُمہات المومنینؓ
نیک طنیت، نیک خصلت، اُمہات المومنینؓ
سر بہ سر تمکین و عظمت، اُمہات المومنینؓ
سر بہ سر خلق و مروّت، اُمہات المومنینؓ
سر بہ سر لطف و عنایت، اُمہات المومنینؓ 22ے

حفیظ تائب کے ہاں جہاں، اُمہات المومنینؓ کے لیے عقیدت بھرا اندازِ بیان موجود ہے وہاں انھوں نے خلفائے راشدینؓ کے حوالے سے بھی اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ ان کے ہاں خلفائے راشدینؓ کے حوالے سے بھرپور اظہارِ خیال موجود ہے۔ انھوں نے چاروں خلفائے راشدینؓ کے حوالے سے الگ الگ منظومات میں اظہارِ خیال کیا ہے۔ اسی طرح ان کے ہاں فرزندانِ رسولؐ کا تذکرہ بھی خوب صورت انداز اور عقیدت بھرے الفاظ میں آیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

؎
شاہزادے سب نبیؐ کے واجب التعظیم ہیں
درحقیقت نور اور خوشبو کی یہ تجسیم ہیں
ایک قاسم، ایک عبداللہ خدیجہؓ کے گھر
یاد سے جن کی دل اہل درد کے دو نیم ہیں
ہاجرہؓ بھی قبطیہ تھیں، ماریہؓ بھی قبطیہ
ان سے اسماعیلؑ تھے اور ان سے ابراہیمؑ ہیں 23ے

حفیظ تائب نے بناتِ رسولِ اکرمؐ کا تذکرہ بھی عقیدت و احترام کے ساتھ کیا ہے۔ اس بیان میں انھوں نے بناتِ رسولِ اکرمؐ کے خصائص کا تذکرہ بھی کیا ہے اور ان کی عظمت کو بھی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

؎
کیسے بیاں ہو شان بناتِ رسولؐ کی
قدرت تھی ہم زبان بناتِ رسولؐ کی
چاروں کی چاروں لائق صد احترام ہیں
مثلِ فلک ہے آن بناتِ رسولؐ کی 24ے

حفیظ تائب نے سیّدنا امیر حمزہؓ اور حضرت ابوالعاصؓ کی مدح سرائی بھی کی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان کے ہاں آپؐ کے نواسوں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی بھی تعریف و توصیف موجود ہے۔ انھوں نے خصوصاً شہیدِ کربلا حضرت امام عالی مقامؓ کے فضائل و مناقب کو بہت خوب صورت انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کے ہاں اس بیان میں محبت و عقیدت بھی شامل ہے اور خلوص بھی۔ ان کے ہاں شہدائے کربلاؓ سے وابستگی یوں سامنے آتی ہے:

؎
شبیرؓ نام دار پہ لاکھوں سلام ہوں
شایانِ ذوالفقار پہ لاکھوں سلام ہوں
گُل ہائے دیں کو رنگ ملا جس کے خون سے
اس نازشِ بہار پہ لاکھوں سلام ہوں
پیوست جس کے حلق میں تیر عدو ہوا
اس طفلِ شیر خوار پہ لاکھوں سلام ہوں 25ے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

یوں ہم دیکھتے ہیں کہ حفیظ تائب نے جہاں حضور رسالت مآبؐ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے وہاں انھوں نے آپؐ سے تعلق رکھنے والوں یعنی صحابہ کرامؓ، ازواجِ مطہراتؓ اور آپؐ کی اولاد اور نواسوں کے حوالے سے بھی اظہارِ خیال کیا ہے، یوں ان کے ہاں اس موضوع پر بھرپور اظہارِ خیال ہمارے سامنے آتا ہے۔

حفیظ تائب نے نبی کریمؐ سے محبت و عشق اور الفت کے موضوع کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان کے ہاں اس حوالے سے سینکڑوں اشعار موجود ہیں۔ وہ آپؐ سے محبت و الفت کا اظہار بھی کرتے ہیں اور عشق رسولؐ کے نتیجے میں حاصل ہونے والی برکتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپؐ کے روضۂ اطہر سے دوری اور اس کے اثرات کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ وہ شہر نبیؐ سے دور ہو کر پشیمان ہو جاتے ہیں۔ فراقِ رسولؐ میں بے قراری ان کے اشعار میں دکھائی دیتی ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے التجا و فریاد بھی کرتے ہیں کہ انھیں فراق کے اس کرب سے نہ گزرنا پڑے بل کہ قربِ حضورؐ نصیب ہو جائے۔ وہ دعا کرتے ہیں کہ آخرت کے مراحل میں بھی انھیں آقاؐ کا قرب میسر آجائے تاکہ ان کی نجات ممکن ہو۔

حفیظ تائب کے ہاں اس حوالے سے ایک اور رنگ بھی سامنے آتا ہے کہ وہ نبی کریمؐ کے متعلقین سے بھی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ محبت و عقیدت بھی دراصل نبی کریمؐ سے عقیدت ہی کی وجہ سے ہے۔ یہی سبب ہے کہ وہ امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ، فرزندانِ رسولِ اکرمؐ اور دخترانِ آقاؐ سے بھی محبت و عقیدت رکھتے ہیں اور اس کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے ہاں شہدائے کربلا سے بھی وابستگی اور محبت و عقیدت موجود ہے۔ یوں ان کے ہاں یہ موضوع خاصی وسعت کا حامل ہے۔

**حوالہ جات:**

1۔ محمد اقبال جاوید، پروفیسر، مرتبہ، مخزنِ نعت، لاہور، علمی کتب خانہ، ۱۹۷۹ء، ص ۷
2۔ نور الحسن نیّر، مولوی، مرتب، نور اللغات، جلد چہارم، لاہور، مقبول اکیڈمی، س ن، ص ۶۸۱
3۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اصنافِ ادب، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص ۲۵
4۔ حفیظ تائب، پروفیسر، کائناتِ حفیظ تائب، لاہور، القمر انٹرپرائزز، س ن، ص 150
5۔ ایضاً، ص 164
6۔ ایضاً، ص 165
7۔ ایضاً، ص 188
8۔ ایضاً، ص 294
9۔ ایضاً، ص 372
10۔ ایضاً، ص 447
11۔ ایضاً، ص 461
12۔ ایضاً، ص 464
13۔ ایضاً، ص 150
14۔ ایضاً، ص 151
15۔ ایضاً، ص 138
16۔ ایضاً، ص 153
17۔ ایضاً، ص 153
18۔ ایضاً، ص 145
19۔ ایضاً، ص 165